© rasailojaraid.com

اسلام عالمگیر مذہب ہے

عبدالرشید عراقی

ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ نے جس قدر پیغمبر مبعوث فرمائے اور ان کے ذریعہ جس قدر مذاہب بھیجے‘ ان سب کا مقصد معرفت الٰہی‘ انسانوں کا اخلاقی و روحانی تزکیہ و تطہیر اور ان کی دنیاوی و اخروی فلاح و سعادت تھی اور اس وقت کوئی عالمگیر تصور نہیں تھا۔ خدا کی مخلوق مختلف قبائلی حد بندیوں میں بٹی ہوئی تھی اور سب قبیلوں کے دیوی دیوتا جداجدا تھے اور ان میں کسی مشترک رب العالمین کا عقیدہ نہ تھا۔ اس لئے اس زمانہ میں جو پیغمبر مبعوث ہوئے اور جو مذاہب آئے وہ خاص خاص قوموں کی اصلاح اور ہدایت و راہنمائی کے لئے تھے اور ان کی تعلیمات بھی اس زمانہ کے انسانوں کی عقل و شعور اور ضروریات زندگی کے مطابق تھیں۔

پھر جس قدر زمانہ گزرتا گیا۔ انسانوں کی عقل و فہم ترقی کرتی گئی اور ضروریات زندگی میں اضافہ ہوتا گیا۔ مسائل حیات میں پیچیدگیاں پیدا ہوتی گئیں۔ اس نسبت سے اس دور کے مذاہب کی تعلیمات میں بھی وسعت اور گہرائی آتی گئی۔

اسلام انسانوں کے عقلی بلوغ اور تمدنی ترقی کے دور کا مذہب ہے۔ اس لئے اس کی تعلیمات میں جو وسعت اور جامعیت ہے اس سے تمام گزشتہ مذاہب خالی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا کا آخری اور مکمل مذہب قرار دیا۔ اور اس پر اپنی نعمت قائم کی۔

”آج میں نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔“ (مائدہ ۳)

> یہودیت‘ عیسائیت‘ ہندوازم اور بدھ مت یہ چاروں مذاہب اپنے ماننے والوں کے ہاتھوں اس قدر مسخ ہو چکے تھے کہ خود اپنی ہی قوم کی رہنمائی سے قاصر تھے‘ دوسروں کی ہدایت ور ہنمائی کیسے کرتے۔

اور اس پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں تھے لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین تھے۔ (الاحزاب ۴۰)

اسلام سے پہلے کے تمام مذاہب قومی تھے۔ یعنی ایک قوم کے ساتھ مخصوص تھے کسی دوسرے کو اس میں شامل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ ظہور اسلام سے قبل چار بڑے مذاہب تھے۔ یہودیت‘ عیسائیت‘ ہندوازم اور بدھ مت۔

لیکن یہ چاروں مذاہب اپنے ماننے والوں کے ہاتھوں اس قدر مسخ ہو چکے تھے کہ خود اپنی قوم کی رہنمائی سے قاصر تھے دوسروں کی ہدایت ور ہنمائی کیا کرتے۔

یہودی مذہب

یہودی مذہب بنی اسرائیل کے ساتھ مخصوص تھا۔ تورات میں ہے کہ ہم نے موسیٰ کو ایک شریعت دی۔ جو بنی اسرائیل کی میراث ہو اور اس کا خاص مقصد بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانا تھا۔

قرآن مجید ان کے بارے میں واضح کرتا ہے کہ وہ خدا کی چہیتی اولاد ہیں ہم خدا کے فرزند اور چہیتے ہیں۔ (مائدہ ۱۸)

لیکن عملا وہ خدا کے باغی تھے اور سرکشی میں یہاں تک بڑھ گئے تھے کہ وہ اپنے پیغمبروں تک کو بھی قتل کر دیتے تھے۔ تورات‘ انجیل اور قرآن مجید ان کی بداعمالیوں کے ذکر سے معمور ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران میں ان کی بداعمالیوں کا تفصیل سے ذکر کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی مرحوم لکھتے ہیں کہ:

"ان میں شریفانہ اخلاق کا شائبہ بھی باقی نہ رہ گیا تھا۔ اسی لئے وہ ہمیشہ دوسری قوموں کے تختہ مشق بنے رہے ان کا قبلہ تک ان کے ہاتھوں سے چھن گیا اور مختلف اوقات میں مختلف قوموں نے اس پر قبضہ کر کے یہودیوں کے مقدس مقامات کو مسمار اور ان کی مذہبی کتابوں کو نیست و نابود اور ان کو غلام بنا کر مختلف ملکوں میں منتشر کر دیا۔ ان کا کوئی قومی وطن نہ رہ گیا تھا۔ وہ یورپ ، ایشیاء ، افریقہ میں صدیوں غلامی کی ذلت آمیز زندگی بسر کرتے رہے۔ پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد تک ان کی یہی حالت رہی پھر برطانیہ اور امریکہ کے سہارے ان کو فلسطین میں قدم جمانے کا موقع ملا۔ (دین رحمت ص ۱۱۔۱۲)

(۱۹۶۷ء میں دوبارہ عربوں کی کمزوری اور عیاشی کی وجہ سے یہودیوں کا قبضہ ہے اور اب یہ قبلہ ۳۲ سال سے صلاح الدین ایوبی کا انتظار میں ہے کہ وہ آئے اور اسے یہودی چنگل سے آزاد کرائے انشاء اللہ بہت جلد کوئی صلاح الدین ایوبی پیدا ہو گا۔ جو قبلہ اول کو یہودی تسلط سے آزاد کرائے گا۔ (عراقی)

یہودیوں میں ظاہر پرستی اور تشدد بہت زیادہ ہے۔ اخلاقی حیثیت سے بالکل تہی دامن ہے۔ اخلاق اور روحانیت کے فقدان نے ان میں شقاوت پیدا کر دی ہے۔

عیسائیت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیرو کاروں کو عیسائی کہتے ہیں اور حضرت عیسیٰ کی بعثت کا مقصد بنی اسرائیل کی اصلاح و تجدید تھی اور عیسائی مذہب کی تعلیمات نہایت پاکیزہ اور روحانیت سے معمور ہیں اور یہودی مذہب میں جو تنگ نظری ہے وہ عیسائی مذہب میں نہیں اور یہودی مذہب کے مقابلہ میں عیسائی مذہب میں انسانی ہمدردی کا عنصر بہت زیادہ ہے۔ لیکن یہ مذہب بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اپنی اصلی حالت پر نہ رہا اور اس کے پیروکاروں نے اس کو خرافات کا مجموعہ بنا دیا۔ اس مذہب میں باپ ، بیٹے اور روح القدس کی الوہیت کا مشرکانہ عقیدہ داخل کیا گیا پھر اس کے بعد جن قوموں نے عیسائی مذہب قبول کیا انہوں نے اس عقیدہ کے ساتھ اپنے دیوی دیوتاؤں کو بھی اس میں شامل کر لیا جس سے عیسائیت متضاد عقائد و خیالات کا مضمون مرکب بن گئی۔

عیسائیت میں سے زیادہ عجیب عقیدہ کفارہ کا ہے یعنی سارے انسان پیدائشی طور پر گناہ گار ہیں مسیح علیہ السلام نے سولی پر چڑھ کر ان کا کفارہ ادا کیا۔ اس عقیدے کو آج کل عقل سلیم قبول نہیں کرتی۔

ہندو مذہب

ہندو مذہب بہت قدیم ہے اور اس مذہب میں اتنے تفرقات ہو چکے ہیں کہ یہ مجموعہ اضداد بن گیا۔ اس میں توحید بھی ہے اور شرک و بت پرستی بھی ہے اور الحاد و دہریت بھی ہے۔ یہ ایک ایسا مذہب ہے کہ اس کے بنیادی عقائد ہی نہیں ہیں۔ ہندو موحد بھی ہے ، مشرک بھی ہے ، ملحد بھی ہے اور دہریہ بھی ہے۔ اس مذہب کی سب سے بڑی اور اذیت ناک خرابی طبقاتی تقسیم ہے۔ جن کے حقوق و فرائض متعین ہیں اور جن سے وہ باہر قدم نہیں نکال سکتے۔ اس مذہب میں شودروں کی حیثیت غلاموں سے بھی بدتر ہے۔ شودروں کا کام اعلیٰ طبقات کے آدمیوں کی خدمت کرنا ہے۔ شودر ان کے برابر بیٹھ نہیں سکتے۔ ان کو مندروں میں بھی جانے کی اجازت نہیں اور یہ مذہب قومی ہے یعنی کسی دوسرے مذہب کا پیرو اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔

ہندو مذہب تبلیغی نہیں ہے اور درحقیقت اصطلاحی معنوں میں مذہب ہی نہیں بلکہ ایک معاشرتی نظام اور زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے۔

بدھ مت

بدھ مت کو تبلیغی مذہب کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اس مذہب میں خدا اور آخرت کا تصور سرے سے ہی غائب ہے اس مذہب میں ہندو مذہب کی بت پرستی کی طرح بدھ کی پرچا کا تصور پیدا ہو گیا ہے۔

مولانا شاہ معین الدین احمد ندویؒ لکھتے ہیں کہ:

بدھ ازم درحقیقت برہمی مذہب کی تنگ نظری اور تشدد کے خلاف رد عمل اور اس کی اصلاحی شکل ہے۔ جس کی بنیاد انسانی ہمدردی ، آخرت اور ترک دنیا پر ہے۔ اس میں ہندوستان کے دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں زیادہ رواداری اور انسان دوستی ہے۔ لیکن جس مذہب میں خدا اور یوم آخرت کا تصور نہ ہو وہ مذہب کہلانے کا مستحق نہیں ہے اور جس کی بنیاد ترک دنیا پر ہو۔ وہ عالم انسانیت کا مذہب نہیں بن سکتا۔ اس لئے بدھ مت اصطلاحی معنوں میں کوئی مذہب نہیں بلکہ اشراقی کلماء کے راہبانہ تصور کی طرح ترک دنیا کے ذریعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آلام دنیا سے دستکاری اور روحانی عمانیت اور سکون حاصل کرنے کا ایک زاہدانہ اور راہبانہ فلسفہ زندگی ہے۔" (دین رحمت ص ۱۴)

چاروں مذاہب بھی جو اصلی شکل تھی یہ اپنی اصلی حالت پر قائم نہ رہے۔ ان میں بالکل افکار و نظریات شامل ہو گئے اور ان کے پیروکار اخلاقی حیثیت سے اتنے پست ہو گئے کہ ان میں محرمات کا امتیاز بھی ختم ہو گیا تھا۔ باپ کا بیٹی سے، بھائی کا بہن سے شادی کر لینا معمولات زندگی میں شامل ہو گیا تھا اور انسانی مساوات کا تصور بالکل ختم ہو گیا تھا۔ ہر ادنیٰ اپنے اعلیٰ کا غلام تھا۔ بادشاہوں اور امیروں کو خدائی درجہ حاصل تھا۔ رعایا ان کے سامنے سجدہ کرتی تھی اور ان مذاہب میں رہنمائی کی صلاحیت بالکل ختم ہو چکی تھی۔

اسلام کی عالمگیریت

اسلام دین رحمت بن کر نمودار ہوا اور اس مذہب نے اپنی رحمت سے انسانیت کی سوکھی ہوئی کھیتی کو ہرا کر دیا۔ اسلام سے پہلے تمام مذاہب قومی تھے۔ یعنی کسی خاص قوم کی اصلاح و ہدایت کے لئے آئے تھے۔ ان میں عالمگیریت نہ تھی۔ اسلام پہلا مذہب ہے جو سارے عالم کی ہدایت و رہنمائی کے لئے آیا۔

قرآن مجید واضح الفاظ میں اعلان کرتا ہے:

(۱) اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تمہیں سارے لوگوں کے لئے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ لیکن اس بات کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ (سبا ۲۸)

دوسری جگہ قرآن مجید نے اعلان کیا:

(۲) اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے میں تم سب لوگوں کی طرف اس خدا کا بھیجا ہوا ہوں جس کے لئے آسمانوں کی سلطنت ہے۔ (اعراف ۱۵۸)

آیت نمبر (۱) کی تفسیر میں مولانا حافظ صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں کہ:

اس آیت میں اللہ تعالی نے ایک تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عامہ کا بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کو پوری نسل انسانی کا ہادی اور رہنما بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (تفسیر احسن البیان ص ۱۲۰۷)

آیت نمبر (۲) کی تفسیر میں حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ:

یہ آیت بھی رسالت محمدیہ کی عالمگیر رسالت کے اثبات میں بالکل واضح ہے اس میں اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے اے کائنات کے انسانو! میں سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یوں آپ ﷺ پوری نوع انسانی کے نجات دہندہ اور رسول ہیں۔ اب نجات اور ہدایت نہ عیسائیت میں ہے اور نہ یہودیت میں اور نہ کسی اور مذہب میں۔ نجات اور ہدایت اگر ہے تو صرف اسلام کے اپنانے اور اسے ہی اختیار کرنے میں ہے۔ (تفسیر احسن البیان ص ۴۶۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"ہر نبی اپنی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں تمام سرخ و سیاہ قوموں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔" (مسلم)

سرخ و سیاہ سے مراد جن وانس اور بعض نے عرب و عجم لئے ہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں "دونوں ہی معنی صحیح ہیں"

اسلام سے پہلے جس قدر الہامی مذاہب دنیا میں آئے۔ وہ خاص خاص قوموں کے لئے تھے اور ان کی تعلیمات بھی اس دور کے انسانی عقل و ستور اور اس کی ضروریات تک محدود تھیں۔ دنیاوی امور و معاملات سے ان کو بہت کم تعلق تھا۔ لیکن اسلام عالمگیر مذہب ہے اور آخری مذہب ہے اور اس کی رہنمائی دائمی ہے اس لئے وہ سب مذاہب سے زیادہ عالمگیر بھی ہے اور جامع و مکمل بھی۔

اسلام کا مخاطب سارا عالم انسانیت ہے۔ اس کے دائرے سے انسانی زندگی کا کوئی گوشہ اور کوئی پہلو مخفی نہیں ہے۔ وہ اس کی جملہ دنیوی و اخروی اور مادی و روحانی ضروریات کا کفیل اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں دین و دنیا اور جسم و روح کی تفریق نہیں۔ بلکہ دنیا میں احکام الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرنے ہی کا نام اسلام ہے۔ اس میں اتنی وسعت ہے کہ وہ ہر دور کی صالح انسانی ترقی کا ساتھ دے سکتا ہے۔ بلکہ اس کی رہنمائی کر سکتا ہے۔

دعائے صحت

حضرت مولانا عبدالرحمان عزیز الہ آبادی جو معروف خطیب، عظیم مصنف اور نامور مضمون نگار ہیں۔ آج کل ان کی صحت کافی علیل ہے۔

تمام قارئین سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی مولانا کو صحت کاملہ عاجلہ نصیب فرمائے۔ آمین

© rasailojaraid.com